نور افشاں

حقیقی نور دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴۳ جلد ۱ — لودیانہ ۳۰ اکتوبر — قیمت ۲ پیسہ

جماعت کے فواید

زراعت

تجربہ کے رو سے جماعت انسانی میں سب پیشوں سے زراعت کا درجہ زیادہ تر پایا جاتا ہے جہاں تک کہ بادشاہ بھی کوئی ایسا ملک نہیں سنا جاتا جس میں نصف سے زیادہ اشخاص زراعت پیشہ نہیں اور صرف اس ایک ملک میں ایسا ہونا شاید کثرت آبادی اور رفعت زمین کا سبب ہوگا۔ اس پیشہ کی بلندی بہبودی کے واسطے یہ ایک کامل ترغیب ہو کہ وہ زراعتکاروں کی کوششوں کا عوض معاوضہ نہایت افراط سے ادا کرتا ہے اور بسبب نہایت ضروری اور مفید ہونیکے نعمت عام درجہ کے لوگوں کی نظر میں بلکہ بڑے بڑے متمولوں کی نظر میں بھی پسندیدہ سمجھا گیا ہے ہم نے سنا ہے کہ چین کا شہنشاہ ہر موسم بہار کے شروع میں اپنے خاص ہزاروں درباریوں سلطنت کو ہمراہ لیکر نہایت تجمل اور خوشی کے ساتھ دیہات میں جاتا ہے اور زمینداروں کے درمیان میں بذات خاص ہل چلانے سے فصل کا آغاز کرتا ہے اور دنیا میں بڑے وقت میں بھی اسی شان و شوکت کے ساتھ جاتا ہے کہ جس علم زراعت اور قدردانی کی نظر سے سب سے زیادہ دیکھتی اور اچھے کسان کو عہدہ مشتری یا مجلس شوریٰ کا عطا کرتا ہے انگریزی ممالک میں اکثر متمول اور بعض اعلیٰ درجہ کے شخص دہقانی کاروبار میں شامل ہونا اپنی خوشی اور اعلیٰ دل لگی سمجھتے ہیں اور کاشتکار ورکی سالانہ کمیٹیوں کے صدر نشین بننے میں اپنی عزت اور اس پیشہ کی حمایت جانتے ہیں جیسے تجارت اگرچہ سب پیشوں سے افضل گنا جاتا ہے مگر چونکہ اسکی بنیاد عارضی اور زائی حاجات دونوں پر مبنی ہے تو وہ بیشک اسکو بنیاد اس مستقل اور غیر متغیر نہیں کہہ سکتے تجربہ کی بات ہے کہ وہ مقامات جہاں آگے ہر ملک کے سوداگر کی بھیڑ جمع ہو کر تی تھی اب بالکل ویران پڑے ہیں اور بہت ایسے مقامات جو پہلے مثل ایک چھوٹے گاؤں کی گمنام تھے اب تجارت کی بدولت زبان زد عالم ہو رہے ہیں بسبب انقلاب تجارت کے ایک بڑی قوم جو کسی وقت میں باوجود یکہ بیشہ زمیندار کی اپنے قیمت سے نوبت کے اکثر مفلوک ہی رہتا ہے پیچھے جو کچھ سب کے پاس کسی بات کی نقصان کا احتمال نہیں اور نہ زمیندار کو واسطے فتح کرنے اپنی ضروری ضروریات کے غیر جگہ میں جانیکی ضرورت ہو اگرچہ زراعت کی فوقیت پیشہ تجارت پر جائز طور سے معلوم ہوتی ہو تو بھی تجارت ہی اسکی ترقی کا کامل ذریعہ متصور ہو دیکھئے اگر زمیندار کو رغبت خریداشیاء احتیاجاتی کی جوش لگے یہ اگر وہ اپنے مقدار کی ملانی جاوے تو طلب ہو کر وہ اپنے ضروری خرچ کے مقدار کے پیدا کرنے پر بھی غافل ہو جاتینگے نتیجہ یہ ہوگا کہ کبھی نقد قحم ارزی ہی پا نا سار خصت کے بعد اکثر حقوق متعلقہ ملک سے مزدور سے متقابر کرنا پڑیگا ٭

ایک اچھے اور پیشہ کسان کے لئے ضرور ہو کہ کسانی کی حالت اور اسکے طرق مشغولات کا کامل واقفیت حاصل ہے زمین کے اقسام سے آگاہ ہو کر اسکے خواص اور مفید ضرور کو دریافت کر سکے مرتی آبپاشی سے غافل نہ ہو بکر مضر جگوری مثل جانور وغیرہ کو جسکے ذریعے سے کوئی بھی پرورش فائدہ و موسمی کا ایک علم قطعہ میں تقسیم کام اس پر لائق ہو جو اور سب سے بہتر طریقہ دہ ہو تب کو تشویش کی جیسی پڑھانے اور اعلیٰ قسم کے نباتات کی ترقی کرنے میں بکار انتخاب ایک کامل فہرست ہے ایسے ضروری امور ہیں جنہیں بدون کیوں مطلب سرمایہ نقطہ ٭ فتح الدین خان

سرحدی خبریں

دادخواہ یا قند کی چٹھی جو بنام مسٹر فور سائٹھ صاحب بمقام لیہ بتاریخ ۸ ماہ گذشتہ پہنچی اُسکا ترجمہ ذیل ہے بعد سلام آپکا محبت نامہ مورخہ ۶ ماہ جمادی الاول مع سرجنت ابراہیم خان منسٹر جیمر لاسی سفارت میرے پاس پہنچا آپکی قربی محبت اور صحت و عافیت اور معہ چند انگریزی افسروں کے اہم لیز علاقہ کے پاس آنیکی خبر سنکر مجھے کمال خوشی ہوئی خدا آپکو ہمیشہ صحیح و سلامت رکھے آپکی ملاقات ایک نعمت غیر مترقبہ ہو امید ہے کہ یہ نعمت جلد حاصل ہوگی میں نے ہر طرح کا انتظام ہر ایک منزل پر آپکے واسطے کر دیا ہے اور آپکی انتظار میں چشم براہ ہوں خدا آپکو سفر کی مشکلات و تکلیفات سے محفوظ رکھے کر آپکے دوستوں کے دلوں کو خوش رکھے ٭

کو رسپانڈنٹ پشاور کی تحریر ہے کہ جیرام خان سوات میں لکھ اور ملا صاحب نے گرفتار نہیں ہونے دیا نور محمد خان نے ملا صاحب کو لکھا ہے کہ مجھے یا تحریر اور ہے جو نہ ہونے دیں۔ اور اگر جیرام خان گرفتار ہو گا تو میں قید ہو جاونگا۔ اگر یہ حالت ہو گی تو فرزند مرچا بیل اور ہمیت کے لوگ چپ رہیں اور کوئی ایک سا رہ پر بسا فرزند کو لوٹینگے واسطے کہ صرف میں ہی ان کو سنبھال سکتا ہوں ٭ از پبلک اوپینین

وفات کمال افسوس ہے کہ شہر گجرات میں بادری محمد اسمٰعیل صاحب نے اس دار فانی سے کوچ کیا ٭

جواب خط میرٹھ سے ایک شخص محمد عصمت اللہ نامی کا خط در باب شکایت عدم تحریر جواب دو سوالات ہمارے پاس پہنچا حالانکہ کوئی خط یا پارسل یہاں نہیں پہنچا کہ جواب دیا جاتا اس خط میں جو سیح کے ابن اللہ ہونیکی دلیل طلب کی ہے اسکے جواب میں ہم یہی لکھنا کافی سمجھتے ہیں کہ نور افشاں کے کئی پرچوں میں اس مسئلے کی دلائل بیان ہو چکے ہیں مناسب ہے کہ انہیں ملاحظہ کیجائیں ٭

آمدنی ریل ۳۰ جون ۱۸۷۳ء تک ہندوستان میں ۵۵۳۹ میل تک ریل جاری تھی جسمیں سے ۲۰۹ میل گورنمنٹ کی ہیں ۱۸۷۲ء کی اول ششماہی میں آمدنی ۱۸۰۲۴۹۰ روپیہ تھی اور دوسری ششماہی میں ۳۴۳۹۵۰۰ روپیہ ہوئی ٭

پادری جیمس ڈاسن صاحب نے انجیل متی و مرقس کا ترجمہ گونڈی زبان میں کیا ہے جو کہ نارنجبا تا با جبلپور ساگر کے بیان بھیا پایا جاتا ہے گونڈ لوگوں میں بہت تھوڑے پڑھ سکتے ہیں صاحب موصوف نے اس زبان کی پہلی کتاب بھی تیار کی کہ وہ جلد چھاپی جائیگی ٭

خودکشی ضلع [illegible] میں کسی برہمن کی لڑکی عمر ۸ سالہ نے ایک تالاب میں ڈوبکر ہلاک کیا پہلے کرا کے کان کا ایک زیور گم ہو گیا تھا اور وہ اپنی ساس کی سختی سے جو بیت بیچ زبان دراز تھی ڈر کر مرتکب اس فعل کی ہوئی ✦

بروچ یہاں کے ہندوں نے مشہور کیا ہے کہ کوئی ہندو اپنے سر کے بال انگریز لوگوں کی طرح نہ رکھے بلکہ ہر ایک شخص اپنے سر پر چوٹی رکھے ورنہ ذات سے خارج کیا جائیگا ✦

بمبئی۔ ۱۸ حال کو عثمان شیخ کا مقدمہ بعلت اقدام قتل دادر [illegible] عیسائی کے دائر ہو کے اجلاس سشن میں پیش ہوا ✦

فن شناوری۔ باشندگان قصبہ [illegible] ضلع گجرات [illegible] فن شناوری میں مشتاق [illegible] اخبار میں ذکر ہے [illegible] بعض اُن میں سے [illegible] ایک عورت [illegible] کمال کھلایا ✦

لطیفہ ایک حکیم کسی بیمار کا معالجہ کرتے تھے اُسکے انتقال کے حکیم صاحب نے [illegible] اسکے پاس بل پیش کرکے پوچھا کیا آپ چاہتے ہیں کہ اس بل کی بابت [illegible] اُس شخص نے جواب دیا علت کی کچھ ضرورت نہیں متوفی کی موت ہی ایک کافی ثبوت ہے کہ آپ نے اُسکا علاج کیا ہے ✦

جموں مہاراجہ صاحب بہادر والی کشمیر نے مراجعت کی ہے [illegible] رفتہ جی کشمیر سے [illegible] آگے جو گیا امید کہ [illegible] تمام جلد [illegible] اور [illegible] کی جانب سے [illegible] کی کوشش کی بابت کیا تعریف کیجائے۔ ایک گاؤں [illegible] جو تمام جموں سے [illegible] واقع ہے اس مقام پر ایک نیا شہر مہاراجہ کی جانب سے بنوانا شروع ہوا ہے اور حکم ہے کہ جو کوئی یہاں آکر آباد ہووے [illegible] مکان اور دکانیں [illegible] ریاست کی جانب سے خرچ [illegible] عمارت [illegible] ہو گئی ہے اور اب اس مقام کا نام [illegible] رکھا گیا ہے ✦

سیالکوٹ موسم خوب راحت افزا ہو گیا ہے [illegible] سردی بڑھتی ہے۔ ڈپٹی کمشنر [illegible] واسطے ٹیکا لگانے بچوں کے [illegible] میں آگئے ہیں اور کام ٹیکا کا علاوہ تحصیل [illegible] جاری کر دیا ہے جب جاہل لوگ اس کام سے ڈرتے ہیں اور بچوں کو چھپا رکھتے ہیں اور سرکار سے [illegible] نہیں ہوتے کہ ہزارہا روپیہ سرکار [illegible] واسطے [illegible] خرچ کرتی ہے ✦

دربار گورنری نواب گورنر جنرل بہادر [illegible] نومبر کے اخیر میں بمقام لکھنؤ ایک دربار منعقد فرماوینگے [illegible] صاحب [illegible] اپنے قائم مقام چیف کمشنر بہادر [illegible] صاحب بہادر [illegible] صاحبان [illegible] اپنے اپنے اضلاع کے تعلقداروں [illegible] دربار میں حاضر ہونگے [illegible] تعلقداروں کو اطلاع ہو جائے [illegible] صرف اُن سے واقفیت حاصل کرنی ہے اور کسی طرح کی خرچ کی ضرورت نہیں [illegible] صرف [illegible] کھلا دی ہوگی [illegible] ڈپٹی کمشنر [illegible] فہرست [illegible] تیار کر کے [illegible] اور بیگمات تشریف آوری [illegible] صاحبان کمشنر [illegible] صاحب [illegible] ہو ✦

تجویز صلح گورنمنٹ [illegible] صاحب [illegible] ایک [illegible] عدالت قائم کی جائے [illegible] فیصل [illegible] کیا جائے ✦

لودیانہ [illegible] خوشحال [illegible] میں [illegible] خوشحال ضرب شدید سے مر گیا [illegible] اس کے [illegible] جسم پر چوٹ لگی تھی [illegible] میں بھیجا گیا جہاں سے [illegible] روز کی رات کو فرار

ہو گیا ہے [illegible] اس تاریخ ایک [illegible]

فیروزپور [illegible] صاحب [illegible] طلباء ضلع کا امتحان لیا اور [illegible] سکول کا امتحان لیا ✦

خلاصہ اخبارات تار برقی از ۱۲ تا ۲۴ اکتوبر ۱۸۷۳ء

انگلستان مسٹر [illegible] صاحب نے ایک اسپیچ میں [illegible] بمقام [illegible] فرمائی [illegible] کے برخلاف رائے ظاہر کی۔ [illegible] کی تیاری ہو رہی ہے [illegible] اب تک [illegible] ایک جگہ [illegible] واقع ہوئی [illegible] کے جسم کے چند [illegible] ہیں اخبارات انگریزی [illegible] خلاف رائے لکھتے ہیں ✦

فرانس۔ شہر [illegible] ہیں ان لوگوں کا جو سلطنت شاہی کے خواہاں ہیں ایک مجمع ہوا جس میں انہوں نے ایک عرضی پارلیمنٹ میں پیش کرنے کی غرض سے تیار کی [illegible] مضمون کہ گورنمنٹ [illegible] بادشاہ مقرر [illegible] ✦

ہسپانیہ۔ [illegible] شہر [illegible] کی [illegible] لیکن [illegible] ہو چلے گئے۔ کئی جہاز [illegible] اہل ہسپانیہ کو [illegible] نے [illegible] جنرل [illegible] نے بمقام [illegible] فوج [illegible] شکست دی ✦

اٹلی۔ گورنمنٹ اٹلی نے [illegible] ✦

رسید زر

[illegible] صاحب [illegible] ڈاکٹر [illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

بقیہ خط اور اُسکا جواب

سوال۔ کسی آدمی سے شریعت الٰہی کی تکمیل ممکن ہے یا نہیں۔

جواب۔ مسیحی مذہب کی تعلیم یہ ہے کہ شریعت کی پوری تعمیل کسی آدمی سے نہیں ہو سکتی۔ جیسا انجیل میں بیان ہے کہ کل انسان خدا کے حضور گنہگار ہیں۔ اس کلام سے کوئی شخص مستثنیٰ نہیں۔ چنانچہ انسانیت میں اگر صرف مسیح گناہ سے خالی تھا (دیکھو عبرانیوں کا خط ۴ باب ۱۵ آیت) کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں۔ کوئی سمجھنے والا نہیں۔ کوئی خدا کا طالب نہیں۔ سب گمراہ ہیں۔ سب کے سب نکمے ہیں۔ کوئی نیکوکار نہیں۔ ایک بھی نہیں۔ اسی مضمون پر ۳۲ زبور اور ۵۱ زبور کی گواہی ہے۔

اب ہماری خبر سے پایا جاتا ہے کہ ہر ایک۔ اسکے بڑے بڑے دیندار اور خداپرست لوگ جنکی تمام زندگی پاکیزگی اور راستبازی میں بسر ہوئی اقرار کرتے ہیں کہ ہم گنہگار ہیں۔ چنانچہ داؤد زبور ۵۱ میں یوں فرماتا ہے۔ اے خدا اپنی رحم کے مطابق مجھ پر شفقت کر۔ اپنی رحمتوں کی کثرت کے مطابق میرے گناہ مٹا دے۔ میری برائی سے مجھے خوب دھو اور میری خطا سے مجھے پاک کر۔ میں اپنے گناہوں کو مان لیتا ہوں۔ اور میری خطا ہمیشہ میرے سامنے ہے۔ میں نے تیرا ہی گناہ کیا ہے۔ اور تیری نظروں میں بدی کی ہے۔ دیکھ میں نے برائی میں صورت پکڑی اور گناہ کے ساتھ میری ماں نے پیٹ میں لیا۔ دیکھ تو اندر کی سچائی چاہتا ہے سو باطن میں مجھکو دانائی سکھلا۔ زوفا سے مجھے پاک کر کہ میں صاف ہو جاؤں۔ مجھکو دھو کہ میں برف سے زیادہ سفید ہو جاؤں۔ میرے گناہوں سے چشم پوشی کر اور میری ساری برائی مٹا ڈال۔ اے خدا میرے اندر ایک پاک دل پیدا کر۔ اور ایک مستقیم روح میرے باطن میں نئے سر سے ڈال وغیرہ۔ پھر وہ زبور میں وہ یوں کہتا ہے کہ اپنی اصلی بھول چوک کو کون جان سکتا ہے۔ پوشیدہ قصوروں سے مجھکو بچائے رکھ۔ پاک کر۔ اور دانی ایل نبی ۹ باب میں اپنی کتاب کے یوں کہتا ہے کہ ہم نے خطا کی۔ ہم نے بدکاری کی ہم نے شرارت کی ہم نے بغاوت کی۔ کہ ہم نے تیرے حکموں اور تیری عدالتوں سے عدول کیا۔ اور خداوند اپنے خدا کی آواز کے شنوا نہوئے۔ کہ اسکی شریعتوں پر جنہیں اسنے اپنے خدمتگذار نبیوں کی معرفت ظاہر کیا۔ چلیں وغیرہ۔ پولوس رسول جو راستبازی اور نیکی میں مشہور تھا اپنی نسبت یوں کہتا ہے کہ یہ بات سچ اور ہر طرح قبول کرنے کے لائق ہے کہ مسیح دنیا میں گنہگاروں کے بچانے کو آیا جن میں سب سے بڑا میں گنہگار ہوں۔ جبکہ دنیا کے ایسے پاکباز اور نیک آدمی اپنی نسبت یوں کہتے ہیں تو عام لوگوں کا (جو گناہ میں گرفتار ہیں) کیا ٹھکانا۔ رسالت کے نفیل کرکے رہنے کیلئے دو باتیں یاد رکھنا چاہئے۔ (۱) کہ انسان اپنی ذاتی حالت میں نہیں ہے جیسی حالت میں اُسے خدا نے پیدا کیا تھا جیسا کہ پاک کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان خدا کی شکل پر بنایا گیا تھا۔ جیسا خدا پاک اور راستباز ہے ویسی ہی وہ پاکیزگی اور راستی سے معمور اور گناہ سے مبرا تھا۔ ویسا ہی پہلا انسان تھا لیکن شیطان کے دام فریب میں آکر گناہ کے پھندے میں پھنس گیا اور اپنی اصلی حالت سے دور ہو کر سستی اور خود غرضی کی حالت میں ہو گیا سب سے کُل انسانوں کے دلوں میں گناہ کی جڑ قائم ہو گئی۔

پس آدم کی نسل انسان کا ولادت سے ہیں جیسے ابتدا میں گناہ کیا۔ اور اسی کی سی طبیعت اور اسی کی سی ذات رکھتے ہیں۔ چنانچہ داؤد زبور ۵۸ میں یوں فرماتا ہے۔ اہل شرارت رحم ہی سے بیگانہ ہوتے ہیں۔ وے پیدا ہوتے ہی بھٹک جاتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں۔ انکا زہر سانپ کا سا زہر ہے۔ وے اُس بہرے ناگ کی مانند ہیں جو اپنے کان کو بند کر رکھتے ہیں۔ اگر انسان اپنی ابتدائی حالت میں رہتا تو بیشک شریعت کی تعمیل کر سکتا پر چونکہ اُس حالت میں نہیں رہا بلکہ ذاتی اور طبعی برائی میں پھنس گیا۔ اور اُسکی خلقت میں بگاڑ ہو گیا تو اُسکے لئے شریعت کی تعمیل کرنا نا ممکن ہے اور اسی لئے مسیح خداوند کہتا ہے کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں اگر کوئی سر نو پیدا نہو تو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا۔ اگر آدمی پانی اور روح سے پیدا نہووے تو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ (۲) بات جس پر غور کرنا مناسب ہے یہ ہے کہ شریعت کے دو معنے ہیں۔ ایک لفظی دوسرے معنوی لفظی معنوں کے مطابق شریعت کی تعمیل کرنا انسان کے لئے محال نہیں ہے بلکہ ایسے بہت انسان ہیں جو کر سکتے ہیں۔ مثلاً بہت شخص ہیں جو چوری نہیں کرتے زنا کی طرف مائل نہیں ہوتے قتل کا ارتکاب نہیں کرتے۔ اور احکام شریعت پر بظاہر کاربند ہوتے ہیں لیکن اگر اُن کے روحانی معنے کیطرف خیال کیا جاوے تو کوئی شخص اُن سے بچنے الزام چوری وغیرہ سے بری نہیں رہ سکتا۔ مسیح خداوند فرماتا ہے کہ تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ تو خون مت کر۔ اور جو کوئی خون کرے وہ عدالت میں سزا کے لائق ہوگا۔ پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر بے سبب غصہ ہو وہ عدالت میں سزا کے قابل ہوگا۔ تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ زنا مت کر۔ پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے۔ وہ اپنے دل میں اُسکے ساتھ زنا کر چکا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ شریعت کے احکام نہ صرف ہمارے ظاہری چال چلن پر اثر کرتے ہیں بلکہ ہمارے دل کی حالت سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ واضح ہو کہ خدا دل اور گردوں کا جانچنے والا اور عالم الغیب ہے۔ اگر کوئی ظاہراً خلقت کے سامنے گناہ کا مرتکب نہووے تو وہ دنیا کی نظر میں گناہ اور شرمندگی ظاہری سے بری خیال کیا جائیگا لیکن دلی خیالات اور دلی ارادوں کے سبب وہ خدا کے حضور گناہ سے مستثنیٰ نہیں رہ سکتا۔ مثلاً اگر کوئی ظاہراً خون نکرے تو وہ خلقت کے نزدیک خونی نہیں تصور ہوویگا۔ لیکن اگر خونی کی سی طبیعت رکھے تو خدا کے حضور خونی ہو چکا۔ اور جب ایسا ہی اگر

ظاہر ہوتا ہو اور گناہ کبیرہ سے بچیں دلمیں خیالات فاسدہ شہوت انگیز پیدا ہوں۔ تو گو خلقت کے نزدیک وہ زانی نہیں شمار کیا جاویگا لیکن خدا کے حضور وہ زناکار ہو۔ اور ایسا ہی پر اگر اِن معنوں کے مطابق ہم اپنے آپکو جانچیں تو ہمکو آپ ہی معلوم ہو جاویگا کہ شریعت کی پوری تعمیل نا ممکن ہو۔ اور کوئی ایسا انسان نہیں۔ جو اِس سے عہدہ برا ہو سکے مسیح خداوند نے ساری شریعت کا مجموعہ دو کلام میں ختم کیا یعنی (۱) تو خداوند کو جو تیرا خدا ہو اپنے سارے دل سے اور اپنی ساری جان سے اور اپنی ساری عقل سے اور اپنے سارے زور سے پیار کر۔ اول حکم یہی ہو۔ (۲) تو اپنے پڑوسی کو اپنے برابر پیار کر۔ اِن سے بڑا اور کوئی حکم نہیں۔ مرقس ۱۲ باب ۳۰-۳۱ آیت۔ اب کون انسان کہہ سکتا ہو کہ میں سارے دل وغیرہ سے خدا کو پیار کرتا ہوں اور پڑوسی کو اپنے برابر عزیز جانتا ہوں اگر کوئی ایسا دعوے کرے تو یہی کہا جاویگا کہ وہ اپنی دلی حالت سے خبردار نہیں۔ یہ تجربہ کی بات ہی کہ آدمی جسقدر پاکیزگی میں ترقی کرتا ہو۔ اُسی قدر وہ اپنی نالیاقتی اور گناہ سے واقف ہو کر اپنے گنہگار ہونیکا اقرار کرتا ہی صرف بیوقوف لوگ کہتے ہیں کہ ہم گناہ گار نہیں۔ جنکے دل کی آنکھیں بند ہیں وہی اپنے دل کی برائی سے ناواقف ہیں

سوال۔ سوائے اُن لوگوں کے جو مسیح کے کفارہ پر ایمان لائے اور پیغمبروں کی اُمتوں اور دوسرے لوگوں کیلئے بھی مسیح کا کفارہ کچھ مفید ہو یا نہیں۔

جواب۔ واضح ہو کہ جتنے نبی اور پیغمبر دنیا میں آئے۔ سب کے سب مسیح پر ایمان رکھتے تھے۔ اور مسیح کے وسیلے سے نجات کے امیدوار تھے اور اپنی اُمت کو بھی یہی تعلیم دیتے رہے۔ اِسلئے مسیح خداوند کہتا ہو یوحنا کی انجیل ۵ باب ۳۹ آیت۔ تم نوشتوں میں ڈھونڈتے ہو۔ کیونکہ تم گمان کرتے ہو کہ اُن میں تمہارے لئے ہمیشہ کی زندگی ہو۔ اور یہ وہی ہیں جو مجھ پر گواہی دیتے ہیں۔ اور پطرس رسول اعمال ۱۰ باب کی ۴۳ ویں آیت میں یوں کہتا ہو اُسکے نجات کی بابت نبیوں نے تلاش اور تحقیق کی جنہوں نے اُس فضل کی پیشین گوئی کی جو تم پر ظاہر ہونیکو تھی غرض جتنے نبی مسیح سے پیشتر موجود رہ چکے یا آئے۔ اُنہوں نے مسیح کی بابت شہادت دی اور نگاہ ایمان اُسکی طرف رجوع کیا۔ اِسواسطے جیسے مسیح بابت دنیا و مابعد کی شی و وسیع ہوا ہاں اور بھروسہ رکھا اُنکا وسیلے سے نجات کے امیدوار ہے جب ہم کہتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح کل دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہوا لیکن اسکے ساتھ ہمارا یہ بھی قول ہو کہ اُس کفارہ سے متمتع ہونے اور فائدہ اُٹھانیکے لئے یہ بھی ضرور ہو کہ اُسپر ایمان لاوے یعنے نجات حاصل کرنیکے لئے مسیح پر ایمان لانا شرط ہو دیکھو یوحنا ۳ باب ۱۶-۱۷-۱۸ آیت کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُسنے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ جو اُسپر ایمان لاتا ہو اُسکے لئے سزا کا حکم نہیں۔ لیکن جو اُسپر ایمان نہیں لاتا اُسکے واسطے سزا کا حکم ہو چکا کیونکہ وہ خدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہ لایا۔ جو کہ بیٹے پر ایمان لاتا ہو۔ ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہو اور جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا ہو حیات کو نہ دیکھیگا بلکہ خدا کا قہر اُسپر رہتا ہو اور اِسی مضمون کی بابت انجیل میں بکثرت آیتیں موجود ہیں اور اُن سے یہی نتیجہ نکلتا ہو کہ آدمی ایمان سے راستباز ٹھہرتا ہو۔ اور اعمال نجات کے لئے کافی نہیں۔ جب یہ کہا جاتا ہو کہ مسیح دنیا کے لئے کفارہ ہوا تو اُسکا یہی مطلب ہو کہ خداوند یسوع مسیح کا کفارہ ایسا ہو۔ اور ساری دنیا کے سارے لوگ اُسمیں شامل ہو سکتے ہیں وہ سب کی نجات کے لئے موجود ہو اور سب کو دعوت دیتا ہو کہ اُسمیں شریک ہوویں۔ اور مسیح کا کفارہ ایک بڑی ضیافت کی مانند ہو کہ سارے بھوکوں اور پیاسوں کے لئے تیار کی گئی ہو کہ اُسمیں سے متمتع ہوویں۔ اِس ضیافت کا صرف موجود ہونا کافی نہیں بلکہ یہ ضرور ہو کہ ہر ایک انسان اُسمیں شریک ہووے مسیحی نجات میں انسان جبھی شامل ہو سکتا ہو جبکہ ایمان سے اُسے قبول کرے۔ مسیحی نجات کے سمجھنے کے لئے میں ایک مثال دیتا ہوں۔ مثلاً ایک کشتی جسمیں صد آدمی سوار تھے غرق ہو گئی اور آدمی ڈوب گئے کوئی رحیم الطبع اور رحمدل جو اُنکی حالت کو دیکھ رہا تھا دوسری کشتی پر سوار ہو کر آیا اور اُسنے رسّے چاروں طرف ڈال دئیے اور آواز دی کہ جسے بچنا ہو وہ رسّوں کو پکڑ لیوے۔ جسنے پکڑا وہ بچ گیا۔ ایسے ہی وہ شخص یسوع مسیح کو خیال کرو۔ جو غرق شدگان دریائے عصیان کو بچانے کے لئے آیا۔ اور وہ رسّے ایمان ہیں جنہوں نے اُسے پکڑا اُنہوں نے نجات پائی۔ نجات کی کشتی تو موجود ہو اور نجات دہندہ بھی اُسمیں ہو۔ اور وہ سب دل غرق شدگان دریائے عصیان کو اُسپر سوار ہونیکے لئے آواز دیتا ہی ہو لیکن وہی نجات کو حاصل کر سکتا ہو کہ جو پہنچکر کشتی پر سوار ہووے۔

اب احمد حسن صاحب کے سوالوں کا جواب پورا ہو گیا۔ میری گذارش یہ ہو کہ مفتاح الاسرار فنڈر صاحب کو غور سے ملاحظہ فرماویں اُسمیں اُنکے سب سوالوں کا شافی جواب ہو کہ اُسمیں مسئلہ تثلیث اور اُسکا ثبوت توراۃ و انجیل سے بصحت دیا گیا ہو کہ ہر ایک متلاشی دین کی اُس سے تسلی ہو سکتی ہو اور ایک کتاب ہو جسکے دیکھنے سے احمد حسن صاحب بہت تسلی حاصل کرینگے وہ کتاب طریق الحیات ہو وہ بھی تصنیف ڈاکٹر صاحب موصوف کی ہو۔ اُسمیں کل نجات کے طریقہ کا بیان ہو اُمید ہو کہ جو کچھ لکھا گیا ہو اُس سے تسکین کا باعث ہوگا

بقیہ نظر ثانی کتاب صیانۃ الانسان

دعوی التحریف توریت کے جواب میں

ملا صاحب نے مولوی عمادالدین کا یہ قول نقل کیا ہو۔ توریت کی نسبت قطع نظر اُن دلائل کے جو دلیل کہ حضرت عیسیٰ نے اُسپر گواہی دی اور اُسکو اُنکے عہد میں [illegible]

یہ توریت میں بتایا ہے سے کہ یہ نشانی دلیل ہو اور
مسیح نے یہ بھی کہا کہ اسکا ایک شوشہ یا نقطہ بھی جب تک سب
کچھ پورا نہو ٹلے۔ اسکے جواب میں معترض صاحب یوں فرماتے
ہیں صفحہ ۵۸ چیپٹر ۵ باب فی الحوالہ گو یہ کلام مسیح کی صحیح
ہو تو پولوس بیچارہ کا کیا حال جنہے شوشہ تو کیا کل توریت
تو وہ خاک سے بھی ناچیز کر دیا یہاں تک کہ یہ کہا کہ ختنوں کے
سوا اب ... رسی میں لکھا ہے کہ جسکا بھروسہ شریعت (یعنی توریت
پر) ہے وہ سو... لعنت ہیں اور نامہ عبرانیاں کے ۸ باب
... میں لکھا ہے کہ اگر پہلا عہد (یعنی توریت)
بے عیب ہوتا تو دوسرے عہد (یعنی انجیل) کی حاجت نہوتی
... بلکہ خود مسیح نے کئی مطلقہ عورت سے نکاح جائز
ہو جاتا کہ توریت میں درست تھا جیسا صاحب شوشہ تو کیا
... اگر توریت ... ہو گئی حق تو یوں ہے کہ آپنے
اس عبارت کا مطلب ہی نہیں سمجھا اور نہ رفع ثبوت
توریت میں اسکو کیا دخل امید ہے کہ اب آپ ان دونوں
کو جب عادات قدمار انکے کمال ہی دیکھیگا یہ کہنا
معترض صاحب کا کہ آپ نے پہنچے پادری عماد الدین نے
اس عبارت کا مطلب ہی نہیں سمجھا شاید حافظ صاحب نے
خود سمجھے نہیں لکھا دیا شاید اُنہوں نے جس سے کچھ بھی
واضح ہو کر جاننا ... سکے لکھنا نہیں ہے جیسا کہ حافظ
صاحب کیا کرتے ہیں چنانچہ انکے چند اقوال مصداق اس امر
کے حصہ دوم نظر ثانی صیانت الانسان میں قلمبند کئے گئے
ہیں جو چاہے وہاں دیکھ لے ۔

اگر حافظ صاحب پڑھنے میں کچھ ذرا سا سوچتے تو انجیل سے
اپنے اُلٹے معنے دکھلاتے چنانچہ آیت مذکورہ بالا ...
کے ... آیت میں ... صاحب نے ... حافظ ... حکم
... معنے ... میں ... چھوڑ دیا ہے ...
... کریں کہ آیا پولوس نے توریت کو خاک سے
بھی ناچیز کر دیا ہے یا صرف یہ معترض صاحب کا ایک خواب
ہے اصل میں مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ جو لوگ سب شریعت
کے عمل پر بھروسا رکھتے ہیں لعنتی ہیں یعنی جو کوئی اُن سب
باتوں کے کرنے پر جو شریعت میں لکھی ہیں قائم نہیں رہتا لعنتی
ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ انکے ملعون ہونے کا باعث جو شریعت
کے عملوں پر بھروسا رکھتے ہیں صرف یہ ہے کہ جب تک کل پورا
نہ کرے انسان ہر ایک حکم کو قائم نہ رکھے وہ شریعت سے فایدہ
نہیں بلکہ بہت نقصان اُٹھاتا ہے کیونکہ یہ تو ان کے ہی جانتے
ہیں کہ جو شخص حکم کے عمل سے بچ جاتے وہ اُس حکم کے
مخالفت سے نہیں بچیگا پھر گلتیوں کے ۳ میں ... وہ آیت لکھی
ہے وہ آدمی جیسے انہوں (شریعت) عمل کیا سو جی اُس سے جیئگا
اور پولوس نے یہ درست فرمایا ہے کہ آدمی شریعت کے عمل
انکے ثبوت ... اور مثل ہی دہی ... عمل ہے اگر
کوئی یہ اعتراض کرے کہ جب شریعت کا یہ حال ہے تو اس ملک
ہے کہ ہم ... عمل پر بھروسا رکھے وہ لعنتی ہے تو جواب یہ ہے کہ
کسی کا مقدور نہیں ہے جو شریعت پر عمل کرے اور انسان کو نیکی
کرنے کی طاقت نہیں اور نیکی یہ ہے کہ خدا کے پاک حکموں پر عمل
کرنا اور اُن پر کوئی پورا عمل کر نہیں سکتا چنانچہ شریعت پر
عمل کرنے سے نجات ہے اور شریعت اُسی کو بچاتی ہے جو اُس پر عمل کرتا
اگر کوئی نہیں ہوا جو اُس پر عمل کر نیکی طاقت رکھے پس شریعت کے
وسیلے سے کوئی نہیں بچ سکتا اور جو کوئی اُس پر چلا نہیں کرتا خدا
کا قہر اُس پر ہے پھر اگر کوئی اُسکے عمل پر بھروسا رکھے باوجودیکہ
کہ عمل پورا نہیں ہوا ہے وہ کسطرح لعنتی نہوگا فی الواقعہ دنیا
میں کوئی آدمی نہیں کہ شریعت کے عملوں کو ایسا پورا کرے کہ کسی
ایک حکم میں نہ چوکے پس بموجب اسی درست آیت کے وہ شخص
جو ان سب باتوں کے کرنیکو جو کہ شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں
قائم نہیں رہتا سو لعنتی ہے اب منصف ناظرین پر بخوبی واضح ہوگا
کہ اگر شریعت سے بچارے گنہگاروں کو نجات نہیں حاصل
ہوتی بلکہ سب جب مرتکب ہوتے ہیں تو وہ نجات کے لئے کسی کلام
... پس ... کے وسیلے کسی کو نجات ... ملیگی وہ جب تک
... ہے ... گلتیوں کے ۳ باب ۱۰ آیت میں یہ لکھا ہے
کہ اگر وہ پہلا عہد بے عیب ہوتا تو دوسرے کی تلاش کی جگہ ہوتی
اس سے یہ مراد نہیں کہ عہد عتیق یعنی شریعت نعوذباللہ ایک
ادنیٰ ناقص اور خراب ہے بلکہ یہی مراد ہے جو پولوس نے خود بیان
کیا ہے کہ اس سے نجات حاصل نہیں ہوتی ہے رومیوں کے خط ۷
باب ۱۲ آیت میں صاف لکھا ہے کہ شریعت پاک ہے اور حکم پاک
اور حق اور خوب ہے معلوم نہیں کہ معترض صاحب کس دلیل سے پولوس
پر یہ عیب لگاتے ہیں کہ اُسنے شریعت کو خاک سے بھی ناچیز بتایا
اگر وہ یہ کہے کہ جب شریعت سے نجات نہیں تو خدا نے کسلئے اُسے
نازل کیا تو ہم کہتے ہیں کہ اسبات کا بیان رومیوں کے ۷ باب
میں ہے اور مختصر یہ ہے کہ شریعت سے انسان کو گناہ اور اسکا ...
کی شناخت حاصل ہوتی ہے اور یہ جو حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ مسیح
نے کلام کر کے عورت مطلقہ سے نکاح ناجائز کر دیا حالانکہ توریت میں
درست تھا یہ بات درست ہے البتہ مسیح نے بعض باتیں توریت
کی موقوف کر دی ہیں لیکن یہ نہیں معلوم ہوتا کہ معترض صاحب
کا مطلب اُن دلیلوں سے کیونکر حاصل ہوگا بالفرض اگر پولوس
نے توریت کو خاک سے بھی ناچیز کر دیا ہو اور مسیح نے بھی بعض
احکام موقوف کر دئیے ہوں تو اس امر سے یہ بات نہیں ظاہر
ہوتی کہ توریت محرف ہو گئی ہو پھر اِن دلیلوں سے کوئی نتیجہ
نکالنے کی مرضی ہو تو یہ کہئے کہ پولوس اور مسیح نے ایک نئے
مذہب کے ایجاد کرنے کا ارادہ کر کے پرانے عہد کو منسوخ کر دیا
ہے چنانچہ معترض صاحب نے یہی نتیجہ نکالا ہے صفحہ ۶۰ جہاں
لکھا ہے کہ ... ذات مقدس کی یعنے پولوس کی خوب ہی
ثابت ہے معلوم ہوتا ہے کہ انکو ایجاد مذہب اور قطع نسخ توریت
منظور ہے اچھا اگر یہی انکا مطلب تھا مگر ناظرین فرمائیں کہ اس
توریت کی تحریف سے کیا نسبت رکھتا ہے یہ تو نسخ ہے منسوخ
ہونا اور چیز محرف ہونا اور چیز دوسرا جواب معترض صاحب
صفحہ ۵۹ ہیں یوں ارقام کرتے ہیں کہ فرضاً اگر آپ اس سے عدم
تحریف توریت کی نکالیں تو وہ عیسائی جو یہودیوں کو الزام

تحریف عبارت کا الزام لگاتے تھے اُنکے نزدیک جان بوجھ کر تحریف

مشہور ہے چنانچہ اکثر قدما بھی جانتے تھے کہ تاریخ وار درست

مندرجہ عہد عتیق میں یہودیوں نے قریب بعض کے سبب

دشمنی دین عیسوی کے تحریف کی تھی چونکہ معلم صاحب

اس امر کے ثبوت میں چند نام علماء عیسیٰ کے لیتے ہیں جو اب

تحریف کے معنے ہیں اصل مطلب سے پھیرنا اگر جبر ہو کیا

جائے کہ یہ الہامی نامہ اپنے اصل مطلب سے پھیر گیا تو البتہ

غلط ہو کیونکہ بہت وجہ سے ثابت ہو سکتا ہے کہ عہد نامہ عتیق

جو مسیح کے زمانے میں رائج تھا وہ وہی تھا جو اب عیسائیوں اور

یہودیوں کے پاس موجود ہے گو اسباب کے خود ہم مقر ہیں

کہ عیسائی انجیل کی بابت چند جو پس پر بیان ہو چکا ہے اسلئے

عہد عتیق میں بھی کچھ ہو رہے تھے اُسمیں بھی چند سہو کاتب

اور تبدیلات عبارت قصدی اور لفظی واقع ہوئے ہیں یہ

واضح ہو کہ بہ نسبت تبدیلات مندرجہ انجیل عہد عتیق میں

بہت کم واقع ہوئے ہیں مگر جب انجیل کی تحریف ان معنوں

کا ثبوت نہیں (تبدیلات عبارت) سے ثابت نہ ہو سکے تو کیا امکان

ہے کہ عہد عتیق محرف ثابت ہوئے اصل بات یہ ہے کہ ڈیڑھ سو برس

پیشتر مسیح کے سامری علیحدہ ایک توریت اپنی زبان میں رکھتے

تھے انہوں نے یہودیوں کی ضد میں کہ اُن سے دشمنی رکھتے تھے

اپنے نسخوں کو بدل دیا اور ایک یونانی ترجمہ سپٹواجنٹ جو

پیشتر قریب تین سو برس کے شہر سکندریہ میں ہوا تھا سلسلہ

کی توریت کو اُس یونانی ترجمہ کے ساتھ مقابلہ کر کے دیکھا گیا تو

ہو گیا کہ دونوں میں کچھ ایسا فرق جو قابل توجہ کے ہو نہیں

ہے فرق سامریوں اور یہودیوں کی توریت میں پڑھا گیا تھا اور

بعض علماء یہ خیال کرتے ہیں کہ سامریوں نے اور بعض کہتے

ہیں کہ یہودیوں نے اپنی توریت میں تبدیل کی ہے چنانچہ

اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ صرف دو مقام پر کچھ فرق قابل

توجہ واقع ہوا ہے یعنی توریت کے استثنا کے ۲۷ باب کی ۴ آیت

میں کہ جہاں عیبال کی جگہ سامریوں نے اپنی توریت میں

جرزیم لکھ دیا ہے اور دوسرا یہ کہ یہ آیت لکھ دیا

ہے سامریوں نے نیا ملکر کے بڑھا دیا ہے سوا ان دو تبدیلیوں کے

باقی چند مقاموں میں لفظوں کے کچھ فرق پڑ گئے ہیں اور مطلب

میں کچھ فرق نہیں آیا۔ پھر حافظ صاحب اُن تبدیلات کا ذکر

کرتے ہیں جو یہودیوں نے پہلی اور دوسری صدی میں عہد عتیق

میں کی ہیں جب اقتباس مرقومہ بالا میں لکھا ہے پھر اسی صفحہ

صفحہ پر رقم کرتے ہیں تیسری صدی میں جانا تھا کہ ہم غلطی

کا بیان اور اُنکی ہر دو اقسام اور عیسائی کی کہا جانا ثابت کریں

اور جب یہ خیال جاتا تھا کہ یہودی لوگوں نے کئی جگہ ایسی

کتابیں واضح ہو کہ ہم اُسی کے چلانے کے قابل جانتے کچھ

تو فرق نہیں کیا حافظ صاحب اُن سے کم قابل جانتے ہیں لیکن

اُنکے نزدیک توریت اور انجیل بحرف واحد کبھی نہیں ہو سکتی

شاید بعض یہودیوں نے وقت بحث کے اسوقت اپنے نسخوں میں

کچھ تبدیل کی ہو گی لیکن اس سے یہ تو نہیں ثابت ہوتا کہ

کل عہد عتیق بگڑ گیا بلکہ صاف ظاہر ہے کہ تحریف اُس میں ہرگز

نہیں ہوئی۔ دلیل اول مولوی عماد الدین نے جو بیان کیا وہ

درست ہے یعنے یہودی اور عیسائی دونوں عہد عتیق کے محافظ

تھے اگر عیسائی اُسمیں تحریف کرتے تو یہودی اُنہیں پکڑ لیتے

اور اگر یہودی کرتے تو عیسائی اُنہیں گرفتار کر لیتے اسکے جواب

میں حافظ صاحب خوب فرماتے ہیں ناظرین کان لگا کے سنیں

اور وہ یہ ہے شاید اسوقت دونوں کا گروہ شراب میں

ڈاکر کی بابت قول معترض صاحب کا اُنکی تصنیف کے ۶۵ صفحہ

پر لکھا ہے ناظرین انصاف کریں کہ حالت کو ایسی دشنام دہی

سے کیا حاصل ہے۔ دوم دلیل قریب تین سو برس کے پیشتر مسیح کے

عہد عتیق کا ایک ترجمہ زبان یونانی کیا گیا جیسا صدر میں ذکر

ہوا بعد اسکے قریب زمانہ مسیح کے دو ترجمہ زبان کلدانی میں

ہوئے پھر بعد مسیح کے دوسری صدی کے شروع میں ایک ترجمہ

زبان سریانی میں ہوا ظاہر ہے کہ محال ہے یہ ترجمے سب جو دنیا

اور عیسائیوں کے پاس موجود تھے اور نہ صرف ایک ملک میں بلکہ

بہت ملکوں میں کہا گیا تھا کہ ایک اور کیا عجب ہے کہ اس

سے تو عہد عتیق میں تحریف کا ہونا بالکل ناممکن ہے

ہے کیونکہ جب تک تمام جلد ایک جگہ جمع کئے جائیں اور تمام جہان

کے یہودیوں اور عیسائیوں میں اتفاق نہ ہووے ایسا کام

کس طرح ہو سکتا ہے۔ دلیل سوم دوسری صدی میں ایک ترجمہ عہد

کے بعض حصوں کا زبان ایطالیانی میں ہوا تیسری صدی میں

جیروم ایک عالم یا کا ایک معلم پادری نے کل بیبل کا زبان ایطالیانی

میں کیا تیسری اور چوتھی صدی میں کل عہد جدید اور بعض

حصے عہد عتیق کے مصری زبان میں کئے گئے چوتھی صدی میں

ایک ترجمہ زبان اتھیوپی میں ہوا چھٹی صدی میں ایک ترجمہ

زبان آرمینی اور ایک زبان گرجی میں ہوا پھر چھٹی صدی

میں ایک ترجمہ کل بیبل کا زبان گیتھ ریاں میں ہوا آٹھویں

صدی میں ایک ترجمہ انگلو سکسن اور عربی میں ہوا اب لحاظ

کرنا چاہیئے کہ ہر گز کسی کتاب کے ترجمے اور اُسکی جلد دنیا میں

زیادہ پڑھتی جاتی ہیں اسی قدر اُس کتاب کو بدل کرنا بالکل

ناممکن اور مشکل بلکہ محال ہوتا جاتا ہے پس جبکہ انہیں عہد عتیق کی نقول

جلد اور اس کثرت سے ترجمے دنیا میں رائج ہو گئے تھے کیونکہ

کہ وہ ایک دینی کتاب ہے اور دو فرقوں کے پاس موجود تھی پھر

کس طرح عقل کے نزدیک جلد اوقات سے ہو سکے کہ اُسمیں تحریف

ہو گئی ہے بلکہ اُسکی تحریف تو بغیر معجزہ کے ہو نہیں سکتی

دلیل چہارم چھٹی اور دسویں صدی کے درمیان یہودیوں

کے دو بڑے مشہور مدرسے تھے ایک طبریاس نامی

ایک شہر میں اور ایک بابل میں جو دریائے فرات پر واقع ہے

اِن مدرسوں میں بہت علما یہود جمع ہوا کرتے تھے اور اُنہوں

نے بہت کتابیں تصنیف کیں بعد اُن کتابوں کے اسے عہد عتیق

کی وقت بوقت نئی جلد بنایا کرتے تھے واضح ہو کہ اِن دو

مدرسوں کے نسخوں میں مدت بعد کچھ تھوڑا سا فرق پڑ گیا جب

ایک کہ ہر زمانہ میں اُنکی نئی جلد بنتی گئی تو طبریاس کے

نسخے اور مصر کے اور بابل کے نسخے تو صورت کے ہو گئے

یہ ذکر ہے یہ دو سو برس کے نسخوں میں وارد ہوا وہ چار نادر ایک نام میکلیئرنیس اکیسڈ ففاکس اور دوسرا ترجمہ میکلیئرنیس اور کیتھلیس مشہور ہر انگھویں صدی میں یہودی معلموں نے ان دو نسخوں کے نسخوں کو مقابلہ کرکے سب تیرکی تبدیلات کرتے ذکر دیا ہے یہ سب تبدیلیں قریب ۳۰ کے شمار ہوئیں اور ان صاحب فرماتے ہیں قابل غور ہو کہ ان دو سے انگلیئرنس لینے تبدیلات عبارت ہیں کے سپٹیوجنٹ (یونانی ترجمہ) میں کوئی بھی نہیں پایا جاتا وہ لفظوں سے کچھ نسبت نہیں رکھتے ہیں اور ذاتکے رسیلے سے مطلب بگڑا ہو یہ تبدیلات انجیل کے عبرانی جبلوں کے حاشیہ پر چھاپے جاتے ہیں گیارہ سو برس صدی میں ہر دو یہود کے مدرسین یعنی اُردن (?) آکر اور جعقوب بن نفتالی نے عبرانی نسخوں کا پھر مقابلہ کیا اور تبدیلات پر نشان لگائے تو آٹھ سو تو شتر تبدیلیں شمار میں آئیں اور صاحب فرماتے ہیں سوا ایک تبدیل کے اور باقی سب لفظوں کی تغیرات ہیں اور اصل قابل غور نہیں ہیں اور جو نسخہ ان دو عالموں نے قلمی نسخوں کو مقابلہ کرکے بنایا سوار … ہی شرکے نام سے مشہور ہوا اور آجکل کی بائبل جو سب عیسائی اور یہودی کام میں لاتے ہیں سب اُسی سے نقل کی ہوئی ہیں اور جو تبدیلات عبارت یعنی وارینی لکلیئرنیس اُس نسخہ باقی لگی تھیں سو اُسی کے حاشیہ پر چھاپی جاتی ہیں عبرانی نسخے کے سب قدیمی نسخے اُسکے ساتھ مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ عام مضمون بالکل نہیں بگڑا اور بائبل کی کسی تعلیم میں نقصان نہیں ہوا۔ جب کہ ان سب عبرانی نسخوں اور ترجمونکے مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بائبل کی کسی تعلیم اور مضمون میں کچھ خوبی نہیں ہوئی تو وہ شکایت جو بعض شیعہ نے کی تھی کہ یہودی حد عشق سے پیشگوئیاں نکالتے ہیں کیسے جائز ہو سکتی ہے (?) وہ یہ باتیں صرف اُن یہودیوں کی طرف منسوب ہو سکتی ہیں جو مصنف موصوف کے ساتھ بحث کرتے تھے اور اپنے نسخوں سے بھی جا نہیں نکالیں یا چھپائیں ہونگی چنانچہ قرآن میں بھی کہ صاحب یہی الزام ہو یاں پر لگاتے ہیں سورۃ النساء میں الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ یعنی بعض وہ لوگ جو یہودی ہیں بدل دیتے ہیں باتوں کو جگہ اُسکی سے چھڑا دیتے (?) مقاموں پر قرآن میں یہی شکایت ہے اگر ناظرین فرض کریں کہ اگر کوئی پادری معترض صاحب کے ساتھ بحث کرتے ہوئے رہی انجیل کے نسخے سے کوئی تعلیم یا مضمون چھپائے تو ظاہر ہو کہ اس بیہودگی سے انجیل ہرگز نہیں بدل جائیگی اول تو بحث کی دفعہ (?) کی مخالفت خود ظاہر کر دینگے دوم ایک نسخہ انجیل کے خراب ہونے سے دنیا کی کل انجیلوں میں نقصان نہیں پڑ جائیگا۔ یہی حال شیعہ کے زمانہ کا بھی یہی حال سمجھیئے علاوہ ازیں یہ بات مشہور ہے کہ یہودی اپنے مذہب کے لئے جان و مال بھی فدا کرنے میں (?) خیال ہے بعید از قیاس ہے کہ وہ اپنے پاک نوشتوں کو خراب کریں

عیسائیوں کی روایتوں کی نسبت حافظ صاحب اپنی تصنیف کے صفحہ ۲۰۴ پر پادری فنڈر صاحب کا یہ قول نقل کرتے ہیں۔ … صاحب مؤلفین اور جنہوں نے حالات اور معجزات مسیح کو … آنکھوں سے نہیں دیکھا اور نیز آن حضرت سے بلاواسطہ نہیں سنا بلکہ سو دو سو برس بعد وفات آن حضرت کے متواتر سنے ہوئے حالات کو قلمبند کیا اور مفت اُنہیں سے عدم اعتبار کے باعث ساقط کر دیئے گئے اسکے جواب میں معترض صاحب یوں ارقام کرتے ہیں جہاں دو پہلے اسباب کو جاننا ضروریات سے ہیں کہ روایت انسانی ہو تو دور کر پہنچ جانے قابل اعتبار نہیں … کرتے ہیں کہ ایسی روایت جو متواتر ہو ضرور واجب التسلیم ہوگی ہے چنانچہ مشہور اہل کتاب کیا یہودی کیا عیسائی سب کا یہی … انسانیہ کو معتبر جانتے ہیں بلکہ یہود کے نزدیک کتب … انسانی کا زیادہ اعتبار ہے اب چند سند میں یہودیوں اور … علماء سے پیش کرتے ہیں جن سے روایات انسانیہ کا درجہ کتب … زیادہ ہونا ثابت ہوتا ہے بعد اسکے مصنف صاحب اپنے دعوے کی … میں چند اقتباس علماء عیسائی سے نقل کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ … کہ یہودیوں کے نزدیک کتب سے روایات انسانی کا زیادہ اعتبار …

سو درست ہے اور یہ بھی دعوی ٹھیک ہے کہ بعض عیسائی … نزدیک کتب کا درجہ زیادہ ہے پھر اگر حافظ صاحب کا یہ مطلب کہ سب عیسائیوں کے نزدیک روایتیں کا زیادہ اعتبار ہے تو یہ بالکل غلط نہیں ہے اور بجز اس دعویٰ کے ثبوت میں انہوں نے تیرھویں (?) ایام ایک مورخ قدیمی سے جو اقتباس نقل کئے ہیں وہ کیسے … وہ ہے کہ یہ لکھا مرقوم ہیں واضح ہو کہ مورخ مذکور چونکہ … میں پیدا ہوا تھا اور اُسکے جتنی روایتیں اُسکے مطلب کی تھیں جمع کرکے اپنی تواریخ میں داخل کر دیں بعض اُن میں سے سچی ہونگی اور بعض جھوٹی بھی پر حافظ صاحب پر یہ بات ظاہر ہو … مشہور ہے کہ دین عیسوی کسی روایتوں پر موقوف نہیں خواہ وہ سچی ہوں خواہ جھوٹی اور وہ انہی پر ایمان قائم رکھتے ہیں اور دین عیسوی کی بنیاد … کلام اُسی مسیح کی الوہیت اور اسکے معجزے اور پیشگوئیاں اور اُسکا مرنا اور زندہ ہونا اور آسمان پر جانا اور سب تعلیمات دین عیسوی کی اُسی سے ثابت ہوتی ہیں اور روایتوں کی کچھ حاجت نہیں برخلاف اہل اسلام کے کیونکہ قرآن سے اُنکے سب عقائد درست نہیں ہوتے تو روایتوں سے کام درست کرتے ہیں۔ اور بعض عیسائی جو روایتوں کو بنسبت کتب … کے زیادہ درجہ دیتے ہیں وہ فرقہ رومن کاتھلک ہے جو عیسائی … مشرک ہیں حافظ صاحب اگر اُنکو اپنے یا روکنگے … کہا جا سکتا ہے اگر خدا چاہے تو بیشک کرلیں ہمارا اُنکا کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ مصنف صاحب بہت سے اعتراض انجیل اور عہد عتیق … لاتے ہیں لیکن اُنمیں سے قابل جواب صرف وہ ہیں جو انہوں نے اپنی تصنیف کے صفحہ ۲۰ سے لیکر صفحہ ۳۰ تک مسیح کی پیشگوئیوں کی نسبت تحقیق کئے ہیں۔ پادری فنڈر صاحب نے بائبل کی تفسیر کرتے میں اور اسکے ذیل میں چند قواعد کے بیان کرنیکا ارادہ … ہیں امید ہے کہ ان قاعدوں کے سمجھنے سے بائبل کے مشکل مقامات و مشکلات حل ہو جائینگی اور انکی مدد سے ہر طرح کے مقامات مشکل کی مطلب اور روایات کو ہر کوئی سمجھ سکیگا بشرطیکہ حافظ صاحب بھی اگر تعصب کو چھوڑ کر انکو مطالعہ فرماوینگے تو اپنے اعتراضونکو …

ور صفحہ … پادری … مطلب کے چھپا